فرشتوں کی پیدائش اور موت کا بیان

تخلیقِ ملائکہ

اَلْھِدَایَۃُ الْمُبَارَکَۃُ فِیْ خَلْقِ الْمَلٰٓئِکَۃِ

۱۳۱۱ھ

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیشکش

www.deenemubeen.com

﴿نوٹ: بعض حواشی میں "نعمانی" لکھا ہوا ہے، جس سے مراد علّامہ عبد المبین نعمانی صاحب (انڈیا) ہیں۔﴾

مسئلہ

از کلکتہ دھرم تلہ نمبر ٦، مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۷/رجب ۱۳۱۱ ہجری۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ملائکہ کیونکر پیدا ہوتے ہیں اور موت ان کو مثلِ انسان لاحق ہوتی رہتی ہے یا جس وقت سب مخلوق فنا ہوگی اس وقت فنا ہوں گے۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

الجواب

۱۔ بیہقی شُعَبُ الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ پُرنور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولاد کو بنایا، ملائکہ نے عرض کیا، 'الٰہی! تو نے انھیں پیدا کیا، کھاتے ہیں، پیتے ہیں، جماع کرتے ہیں، سوار ہوتے ہیں، تو ان کے لیے دنیا کر، ہمارے لیے آخرت'، ربّ عزوجل نے فرمایا:

'لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِیَدِیْ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ۔'

ترجمہ: 'میں نہ کروں گا اسے جس کو میں نے اپنے ہاتھ[1] سے بنایا اور اپنی روح اس میں پھونکی اس کے مثل جسے میں نے فرمایا "ہو" سو وہ ہوگیا'۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کی پیدائش آدمیوں کی طرح بتدریج نہیں کہ مٹی خمیر ہوا کی پھر تصویر بنی پھر روح ڈالی گئی یا پہلے نطفہ تھا پھر خون کی بوند، پھر گوشت کا ٹکڑا پھر اعضا کی کلیاں پھوٹیں پھر صورت بنی پھر روح پڑی، بلکہ وہ[2] کلمۂ "کُنْ" سے پیدا کیے گئے۔

۲۔ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ فرماتے ہیں:

"خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّ خُلِقَ الْجَانُّ مِنْ نَّارٍ وَّ خُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔"

ترجمہ: "ملائکہ نور سے بنائے گئے اور جن آگ کے لُو کے[3] سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم اس چیز سے جو تمھیں بتائی گئی۔" یعنی سیاہ و سفید و سرخ مٹی سے،

1۔ مراد دستِ قدرت، ۱۲ نعمانی۔

2۔ یعنی ملائکہ۔

3۔ یعنی شعلے سے۔

کما عند ابن سعد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وھذا رواہ الامام احمد ومسلم عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

۳۔ عبد الرزاق اپنے مصنف میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُّوْرِہٖ (اِلٰی قَوْلِہٖ) فَلَمَّآ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَالِكَ النُّوْرَ اَرْبَعَۃَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِی اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَۃَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ حَمَلَۃَ[4] الْعَرْشِ وَمِنَ الثَّانِی الْکُرْسِیَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِیَ الْمَلٰٓئِکَۃِ، الحدیث۔"

ترجمہ: "اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے کیے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کیے پہلے سے ملائکہ حاملانِ عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کیے۔"

۴۔ علامہ فاسی مطالع المسرّات میں زیرِ قول "دلائلُ التقدم من نور ضیائك"، ناقل:

"قد قال الاشعری انه تعالیٰ نور لیس کالانوار والروح النبویة المقدسة لمعة من نورہ والملئکة شرر تلك الانوار وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُّوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ۔"

ترجمہ: "یعنی امام اشعری فرماتے ہیں اللہ عزّوجل نور ہے نہ مثل اور انوار کے اور روحِ پاکِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے نور سے ایک چمک ہے اور فرشتے ان کے نور کے شرارے ہیں۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا کی۔"

۵۔ ابو الشیخ نے عکرمہ سے روایت کی اُنھوں نے کہا، "خلقت الملئکة من نور العزة"، ترجمہ: "فرشتے نورِ عزّت سے بنائے گئے۔"

4۔ رضا اکیڈمی، ممبئی کے نسخے میں لفظ "حملة" شایع ہونے سے رہ گیا تھا۔ (پروف ریڈر)

۶۔ وہی یزید بن رومان سے راوی کہ انھیں خبر پہنچی، ان الملٰئکۃ روح خلقت من روح اللہ، کہ ملائکہ ربانی روح سے پیدا کیے گئے۔

اقول غالباً اس احتمال کی شرح وہ ہے جو امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی کہ روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار سر ہیں: ہر سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار دہن، ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں ہر زبان میں ستر ہزار لغت۔

یسبح اللہ تعالیٰ بتلك اللغات کلھا یخلق من کل تسبیحۃ ملك یطیر مع الملٰئکۃ الی یوم القیٰمۃ۔
ترجمہ: "وہ ان سب لغتوں سے (کہ ایک لاکھ ارسٹھ ہزار ستر جگہ مہا سنکھ ہوئے جس کی کتابت یوں ہے کہ ۱۶۸۰۷۰ لکھ کر دہنے ہاتھ کو بیس صفر لگا دیجیے) اللہ عزوجل کی تسبیح کرتا ہے۔ ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کرے گا۔" ذکرہ الامام البدر محمود العینی فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری من کتاب التفسیر، والامام الرازی فی تفسیرہ الکبیر۔

ثعلبی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ روح ایک ملک عظیم ہے آسمان و زمین و جبال و ملائکہ سب سے، اس کا مقام آسمان چہارم میں ہے۔

یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحۃ یخلق من کل تسبیحۃ ملك۔
ترجمہ: "ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔"

یہ روح نامی فرشتہ روزِ قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف۔ ذکرہ الامام البغوی فی المعالم تحت قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا، والامام العینی فی العمدۃ تحت قولہ تعالیٰ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔

۷۔ مروی ہوا:

''ان فی السماء الدنیا وھی من ماء ودخان، ملئکۃ خلقوا من ماء وریح علیھم ملک یقال لہ الرعد وھو ملک موکل بالسحاب والمطر۔''

ترجمہ: ''آسمان دنیا میں کہ پانی اور دھوئیں کا بنا ہے، ملائکہ ہیں کہ آب و ہوا سے بنائے گئے، ان کا افسر ایک فرشتہ رعد نامی ہے جو اَبر و باراں پر موکّل ہے۔'' ذکرہ الامام القسطلانی فی المواھب۔

۸۔ سیّدی شیخِ اکبر محی الملۃ والدین ابن عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی پھر تاریکی بنائی، ظلمت پر اس نور کا پرتو ڈالا اس سے عرش ظاہر ہوا پھر اس ملے ہوئے نور سے کہ ضیاے صبح کے مانند تھا جس میں تاریکیِ شب، مخلوط ہوتی ہے، ان ملائکہ کو بنایا جو گردِ عرش ہیں پھر کرسی پیدا کی، اور اس میں اسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کیے۔ ذکرہ فی الباب الثالث عشر من الفتوحات المکیۃ واوردہ الامام الشعرانی فی الیواقیت والجواھر۔

۹۔ ابوالشیخ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَنَھْرًا مَّا یَدْخُلُہٗ جِبْرَئِیْلُ دَخْلَۃً فَیَخْرُجَ فَیَنْتَفِضَ اِلَّا خَلَقَ اللہُ مِنْ کُلِّ قَطْرَۃٍ تَقْطُرُ مِنْہُ مَلَکًا۔''

ترجمہ: ''بے شک و شبہ جنّت میں ایک نہر ہے کہ جب جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں جاکر باہر آکر پر جھاڑتے ہیں جتنی بوندیں ان کے پَروں سے گرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر بوند سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔''

حالانکہ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں کہ اگر ایک پر پھیلا دیں تو اُفقِ آسمان چھپ جائے۔

۱۰۔ ابن ابی حاتم و عقیلی و ابن مردویہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''فِی السَّمَآءِ الرَّابِعَۃِ نَھْرٌ یُّقَالُ لَہُ الْحَیَوَانُ یَدْخُلُہٗ جِبْرِیْلُ کُلَّ یَوْمٍ فَیَنْغَمِسُ فِیْہِ الْغُمَاسَۃَ مِنْہُ فَیَخْرُجُ فَیَنْتَقِضُ انْتِفَاضَۃً فَیَخْرُجُ عَنْہُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَطْرَۃٍ یَّخْلُقُ اللہُ مِنْ کُلِّ قَطْرَۃٍ مَّلَکًا ھُمُ

الَّذِیْنَ یُوْصَرُوْنَ اَنْ یَّاتُوا الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ فَیُصَلُّوْا فَیَفْعَلُوْنَ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ فَلَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ اَبَدًا یُوَلّٰی عَلَیْهِمْ اَحَدُهُمْ ثُمَّ یُؤْمَرُ اَنْ یَقِفَ بِهِمْ فِی السَّمَآءِ مَوْقِفًا یُّسَبِّحُوْنَ اللہَ اِلٰٓی[5] اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔"

ترجمہ: "چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز اس میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ بناتا ہے انھیں کو حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور میں جا کر نماز پڑھیں جب پڑھ کر نکلتے ہیں پھر کبھی اس میں نہیں جاتے ان میں ایک کو اُن پر افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انھیں ایک جگہ لے کر کھڑا ہو وہ قیامت تک وہاں تسبیحِ الٰہی کرتے ہیں۔"

روی ابن المنذر نحوہ بدون ذکر النهر من طریق صحیحه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه لکن موقوفا قاله الامام الحافظ ابن حجر ومعلوم ان الموقوف کالمرفوع، اقول فصح الحدیث وسقط ما نقل الفاسی عن الولی، لعراقی ان لم یثبت فی ذالك شیء فقط اثبته الحافظ وفوق کل ذی علمٍ علیم۔

۱۱۔ عطا و مقاتل و ضحاک کی روایت میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں آیا ہے:

"ان عن یمین العرش نهر من نور مثل السموات السبع والارضین السبع والبحار السبع یدخل فیه جبریل علیه السلام کل سحر ویغتسل فیه فیزداد نورا الی نورہ وجمالا الیٰ جماله ثم ینتفض فیخلق الله تعالیٰ من کل نقطة تقع من ریشه کذا کذا الف ملك یدخل منهم البیت السبعون الفاً ثم لا یعودون الیه الیٰ ان تقوم الساعة۔"

"عرش کے دہنی طرف نور کی ایک نہر ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کے برابر۔ اس میں ہر سحر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور، جمال پر جمال، بڑھتا ہے پھر پر جھاڑتے ہیں، جو چھینٹ گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا جن میں سے ستر ہزار بیت المعمور میں جاتے ہیں پھر قیامت تک اس میں داخل نہیں ہوتے۔"

ذکرہ الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر قوله تعالیٰ ویخلق ما لا تعلمون۔

5۔ رضا اکیڈمی، ممبئی کے نسخے میں اس جگہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے "اِلٰی" کے بجائے "لی" ہے۔ (پروف ریڈر)

۱۲۔ ابو نعیم خطیم وابن عساکر اور بیہقی کتاب الرویۃ میں بروایت علی ابن ابی ارطاۃ[6] بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''ان لِلّٰہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَرْعُدُ فَرَآئِقُھُمْ مِّنْ مَّخَافَتِہٖ مَامِنْھُمْ مِّنْ مَّلَکٍ یَّقْطُرُ مِنْ عَیْنِہٖ دَمْعَۃً اِلَّا وَقَعَتْ مَلَکًا قَآئِمًا یُّسَبِّحُ۔'' الحدیث۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوفِ الٰہی سے ان کا بند بند لرزتا ہے ان میں سے جس فرشتے کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے گرتے فرشتہ ہو جاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت جل جلالہ کی تسبیح کرتا ہے۔''

۱۳۔ ابو الشیخ کعب احبار سے اس کے قریب راوی کہ

''لا تقطر عین ملك منهم الا كانت ملكا یطیر من خشیة الله۔''

ترجمہ: ''ان فرشتوں سے جس کی آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے وہ ایک فرشتہ ہو کر خوفِ خدا سے اڑ جاتی ہے۔''

۱۴۔ ابن بشکوال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور پُر نور افضل صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہ وعلیٰ اٰلہ فرماتے ہیں:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ تَعْظِیْمًا لِّحَقِّیْ خَلَقَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَالِكَ الْقَوْلِ مَلَکًا لَّہٗ جُنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ یَقُوْلَ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ کَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّیْ فَھُوَ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔''

ترجمہ: ''جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لیے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرے جس کا ایک پَر مشرق اور دوسرا مغرب میں۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجی میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے۔''

ذکرہ ایضا ابنا سبع والفاکھانی۔

6۔ فی الفتاوی الحدیثیہ الامام ابن حجر عد بن ارطاۃ ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد اپنی کتاب مستطاب "اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ"[7] میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں، حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں؛ جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے تعالیٰ ہر قطرہ سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لیے استغفار کرتے ہیں۔" انتھٰی کلامہ الشریف قدس سرہ اللطیف۔

۱۵۔ مواہب شریف میں ہے:

"قد روی ان ثم ملئکة یسبحون فیخلق اللہ بکل تسبیحة ملکاً۔"

ترجمہ: "مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔"

۱۶۔ سیّدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں، "نیک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔" ذکرہ فی المبحث السابع عشر من الیواقیت۔

ان کے نزدیک آیتِ کریمہ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ (ترجمہ: "اس کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے، کہ یہ معنٰی ہیں")۔ (پ:۲۲، ع:۱۴، فاطر)

۱۷۔ امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل کہ جو شخص سورۂ بقرہ و آل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے کہ روزِ قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑیں گے۔ نقلہ الفاسی فی مطالع المسرات، ان کے نزدیک حدیث احمد و مسلم اِقْرَءُوْا[8] الزَّھْرَاوَیْنِ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّھُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ

7۔ یہ کتاب قلمی تھی؛ ۹۶ھ میں پہلی بار مکتبہ رضا، بیسلپور ضلع پیلی بھیت یوپی سے شائع ہوئی جو ۴۳۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۲

8۔ ترجمہ: دونوں روشن تر سورتیں، بقرہ اور آلِ عمران پڑھو کہ وہ روزِ قیامت اس طرح آئیں گی گویا وہ دو بدلیاں، یا اوپر سے دو سایہ فگن چیزیں، یا صف بستہ پرندوں کے دو جھنڈ ہیں، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے لڑیں گی۔ ۱۲ مترجم۔

الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّھُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَایَتَانِ اَوْ کَاَنَّھُمَا فِرْقَانِ مِنَ الطَّیْرِ صَوَافَّ یُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِھِمَا کے یہ معنٰی ہیں۔

۱۸۔ امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی "میزان الشریعۃ الکبریٰ" میں فرماتے ہیں:

"اقوی الملئکۃ واشدھم حیاء من کان مخلوقا من انفاس النساء۔"

ترجمہ: "یعنی آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں اور ان میں قوی تر اور حیا میں زائد وہ ہوتے ہیں جو عورتوں کی سانس سے بنائے جاتے ہیں۔"

انفاسِ ناس سے فرشتے بننے کی تصریح فتوحات شریف میں بھی ہے۔

یہ اٹھارہ احادیث و اقوال ہیں جن میں آفرینشِ ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے ان سے ثابت کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے ہر روز بے شمار بنتے ہیں جن کی گنتی ان کا بنانے والا ہی جانتا ہے۔ قلت اغرب القلشانی فزعم ان ملئکۃ الارض والجو مرکبۃ من الطباع الاربع واشار ان لھم فی اجسامھم دما مسفوحا قال فی الیواقیت قال بعضھم ولعلّ مرادہ بھٰؤلاء الملئکۃ القاطنین من السماء والارض نوع من الجن سماھم ملئکۃ اصطلاحاً لہ اھ، قلتُ ومثلہ غرابا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان من الملئکۃ قربا یتوالدون یقال لھم الجن ومنھم ابلیس کما نقلہ فی ارشاد الساری وانت تعلم ان عقیدۃ اھل السنۃ فی الملئکۃ تنزلھم عن الذکورۃ والانوثۃ فان التوالد واحسن محاملہ ھو مامر من تسمیۃ بعض الجن ملکا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رہا ان کی موت کا حال، امام ولی الدین عراقی سے اسئلہ مکیہ میں اس باب میں سوال ہوا جواب فرمایا:

"لم یثبت فی ذالک شیئ ولا یجوز الھجوم علیہ بمجرد الاحتمال ولا مجال للنظر فیہ ولا دخل للقیاس۔"

ترجمہ: "اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوا اور محض احتمال سے اس پر جرأت روا نہیں۔ نہ نظر کی یہاں گنجائش نہ قیاس کا دخل۔"

نقلہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات۔

بل کہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انھیں مثل ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے کہ ارواح کو کبھی موت نہیں۔

فتوحات شریف کے باب ۵۱۸ میں فرمایا:

"انہ لیس للملئکۃ اٰخرۃ ھو ذالك انھم لا یموتون فیبعثون وانما ھو صعق وافاقۃ کالنوم والافاقۃ منہ عندنا ذالك حال لا یزال علیہ الممکن فی التجلی الاجمالی دنیا واخرۃ الخ نقلہ فی الیواقیت والجواھر۔"

اقول شاید یہ مسئلہ تَجَسُّم و تجرُّدِ ملائکہ پر مبنی ہو جو انھیں نفوسِ مجرّدہ مانتے ہیں جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اُن کے طور پر ملائکہ کے لیے موت نہ ہونی چاہیے کہ روح کبھی نہیں مرتی موت جسم کے لیے ہے۔ یعنی روح کا اس سے جُدا ہو جانا[9]۔ اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوس شریفہ متعلق ہیں جیسا جمہور اہلِ سنت کا مسلک ہے اور صدہا طور پر نصوص اسی طرف ناظر، ان کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں اور یہی ظاہر مفادِ آیت اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد تو یہی صحیح و معتمد ہے۔ وقال کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ[10]
ترجمہ: "ہر جان موت کا مزہ چکھے گی۔"

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی جب آیۂ کریمہ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ[11] نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں، جب آیۂ کریمہ کُلُّ نَفْسٍ

9۔ فی الفتاوٰی الحدیثیہ للامام ابن حجر فی مسئلۃ ان الموت وجودی اوعدمی، الموت مفارقۃ الروح الجسد اھ وفی شرح الصدور للمولی السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ قال العلماء الموت لیس بعدم محض ولا فناء صرف وانما انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقۃ وحیلولۃ بینھما و تبدل حال و انتقال من دار الی دار الخ ۱۲ منہ ر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

10۔ پ۴، ع۱۰، آل عمران۔ ۱۲

11۔ پ۲۷، ع۱۲۔ رحمٰن۔

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے۔ ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب۔

ابن جریر انھیں سے راوی قال وکلّ ملك الموت بقبض ارواح المؤمنین والملئکة، الحدیث۔ یعنی ملک الموت مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

نیز ابن جریر ابو الشیخ وغیرہما ایک حدیثِ طویل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضورِ والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، "اٰخِرُهُمْ مَّوْتًا مَّلَكُ الْمَوْتِ" ترجمہ: " فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔"

بیہقی و فریابی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں تفصیلاً ان کی کیفیتِ موت روایت کی، کہ جب سب فنا ہوں گے جبریل ومیکائیل وملک الموت باقی رہیں گے رب تبارک وتعالیٰ کہ داناتر ہے ارشاد فرمائے گا، "اے ملک الموت! اب کون باقی ہے"، عرض کریں گے:
"بقی وجهك الباقی الدائم وعبدك جبریل ومیكائیل وملك الموت۔"
ترجمہ: "باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل ومیکائیل وملک الموت"۔

حکم ہوگا "تغرف نفس میکائیل"، ترجمہ: "میکائیل کی روح قبض کر وہ عظیم پہاڑ کی طرح گریں گے"، پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے "اب کون باقی ہے"، عرض کریں گے، "وجهك الباقی الكریم وعبدك جبریل وملك الموت"، ترجمہ: "وہ تیرا وجہِ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبریل وملک الموت"، فرمائے گا "تغرف نفس جبریل"، ترجمہ: "جبریل کی روح قبض کر"۔ وہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے۔ پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے "اب کون رہا"۔ عرض کریں گے، "وجهك الكریم وعبدك ملك الموت وهو میت"، ترجمہ: "تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا"، فرمائے گا "مُتْ"، مرجا، وہ بھی مرجائیں گے، پھر فرمائے گا ابتدا میں میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا کہاں ہیں سلاطینِ مغرور جو ملک کا دعویٰ کرتے تھے، کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا، للہ الواحد

القھار آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔ ملفق منھما وعند الفریابی ان اٰخرھم موتا جبریل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ثم اقول اس حدیث سے ملائکۂ مقربین کا روزِ قیامت زندہ رہنا معلوم ہی ہوا، اور حدیث ۶ میں سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے گذرا کہ یہ بے شمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملائکہ کے ساتھ اڑتے پھریں گے۔ اور حدیث ۱۰ میں گذرا کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں قیامت تک تسبیحِ الٰہی کریں گے۔ حدیث ۱۴ میں گذرا وہ فرشتہ قیامت تک مُصَلّیٰ پر درود بھیجتا ہے۔

روایتِ سخاوی میں گذرا اس کے پَر کے قطروں سے جو فرشتے بنتے ہیں قیامت تک مصلی کے لیے استغفار کریں گے ہر مسلمان کے ساتھ جو کراماً کاتبین ہیں ان کے لیے حدیث میں آیا مرگِ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں حکم ہوتا میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں عرض کرتے تو ہمیں حکم ہو کہ زمین میں رہیں فرمان ہوتا ہے میری زمین مخلوق سے بھری ہے کہ میری تسبیح کرتے ہیں۔

وَلٰکِنْ قُوْمَا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ فَسَبِّحَانِیْ وَھَلِّلَانِیْ وَکَبِّرَانِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاکْتُبَاہُ لِعَبْدِیْ
ترجمہ: ''مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح و تہلیل و تکبیر کرو اور اس کا ثواب میرے بندے کے لیے لکھتے رہو۔''

اخرجہ ابو نعیم عن ابی سعید الخدری والبیھقی فی البعث وابن ابی الدنیا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

یوہیں اور احادیث بھی ہیں ان حدیثوں سے بے شمار ملائکہ کا قیامت تک زندہ رہنا ثابت اور اصلاً کسی حدیث میں نہ آیا کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوئی ہو بلکہ روایتِ مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزول آیۂ کریمہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے کہ ہمیں بھی موت ہوگی، لہٰذا

ظاہر یہی ہے کہ ملائکہ کے لیے قیامت سے پہلے موت نہیں بلکہ جویبر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انسان و جن و حیوانات کی موت بیان کر کے فرمایا:

"والملٰئکۃ یموتون فی الصعقۃ الاولیٰ وان ملک الموت یقبض ارواحھم ثم یموت۔"

ترجمہ: "فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائے گا ملک الموت ان کی روح قبض کریں گے پھر وہ خود بھی مر جائیں گے۔"

یہ حدیث مقصود میں نص تھی لولا ما فی جویبر من ضعف قوی ولا جویبر واللہ تعالیٰ اعلم۔

تکمیل بعد ختم اس تحریر کے فتاوٰی حدیثیہ امام علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ المکی میں ایک فتوٰی متعلق بملائکہ دوسرا متعلق بحورِ عین نظر فقیر سے گذرا۔ امام نے انہیں موتِ ملائکہ پر اجماع نقل فرمایا حَیْثُ قالَ

امام الملٰئکۃ فیموتون بالنصوص والاجماع ویتولی قبض ارواحھم ملک الموت ویموت ملک الموت بلا ملک الموت۔

(لیکن ملائکہ پس یہ مر جائیں گے یہ بات نصوص اور اجماع سے ثابت ہے اور ان کی ارواح ملک الموت قبض کریں گے اور ملک الموت بھی مر جائیں گے بغیر ملک الموت کے۔ مترجم)

اور اُن کے کلام کا بھی ظاہر یہ ہے کہ موتِ ملائکہ نفخ صور سے ہوگی سوا حاملانِ عرش و چار مقرب (فرشتوں) کے کہ یہ اس کے بعد وفات پائیں گے۔ حیث قال فی الفتوٰی المتعلقۃ بالملٰئکۃ بالنفخ فی الصور یموتون الاحملۃ العرش وجبریل واسرافیل ومیکائیل وملک الموت، ثم یموتون اثر ذالک۔

اور دربارۂ آفرینش بھی اسی کا استظہار فرمایا کہ ملائکہ ایک ہی دفعہ نہ بنے بلکہ اُن کی پیدائش بدفعات ہے حیث قال ظاھر السنۃ ان الملٰئکۃ لم یخلقوا دفعۃ وحدۃ۔

پھر احادیث، ما نحن فیہ[12] کے متعلق صرف سات ذکر فرمائیں جن میں پانچ تو وہی ۲و۳و۹ و ۱۲ و ۱۳ ہیں کہ مذکور ہوئیں دو تازہ ہیں کہ فیضِ امام سے ان اٹھارہ میں ملا کر بیس کا وعدہ[13] کامل کیجیے واللہ الحمد۔

۱۹۔ ابو الشیخ وہب بن منبہ سے راوی

قال ان [14]للہ نہرانی الھواء یسع[15] الارضین کلھا سبع مرات فینزل علی ذالك النھر ملك من السماء فیملؤہ ویسد ما بین اطرافہ ثم یغتسل منہ فاذا خرج منہ قطر منہ قطرات من نور فیخلق اللہ من کل قطرۃ منھا ملکا یسبح للہ بجمیع تسبیح الخلائق کلّھم۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے لیے ہوا میں ایک نہر ہے کہ سب زمینیں مل کر سات دفعہ اس میں سما جائیں اس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے کہ اپنی جسامت سے اسے بھر دیتا اور اس کے کنارے بند کر دیتا ہے پھر اس میں نہاتا ہے جب باہر آتا ہے اس سے نور کی بوندیں[16] ٹپکتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوقات کی تسبیح سے اس کی تسبیح کرتا ہے۔''

۲۰۔ وہی علاء بن ہارون سے راوی:

قال لجبریل کل یوم انغماس فی الکوثر ثم ینتفض فکل قطرۃ یخلق منھا ملك۔

ترجمہ: ''جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز کوثر میں ایک ڈبکی لگا کر پر جھاڑتے ہیں ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔''

اس کے بعد بحمد اللہ تعالیٰ ایک اور حدیث یاد آئی:

۲۱۔ ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں امام جعفر صادق وہ اپنے والدِ ماجد وہ اپنے جدِّ امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضورِ والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

12۔ جس میں ہم ہیں۔ یعنی فرشتوں میں پیدائش کا مسئلہ جو زیرِ بحث ہے اس کے متعلق ۱۲ نعمانی۔

13۔ غالباً یہ عددہے اس لیے کہ وعدہ صفحاتِ سابقہ میں کہیں نہیں۔ شاید کاتب کی مہربانی ہے ۱۲ نعمانی۔

14۔ رضا اکیڈمی، ممبئی کے نسخے میں اس جگہ لفظ ''اللہ'' (الف کے ساتھ) مرقوم ہے؛ جب کہ یہاں ''لِلّٰہِ'' (یعنی بغیر الف کے) ہونا چاہیے۔ (پروف ریڈر)

15۔ رضا اکیڈمی، ممبئی کے نسخے میں یہاں ''یسمع'' ہے؛ جب کہ اس جگہ لفظ ''یَسَعُ'' میم کے بغیر ہونا چاہیے۔ (پروف ریڈر)

16۔ رضا اکیڈمی، ممبئی کے نسخے میں لفظ ''بوند'' لکھا ہے؛ جب کہ یہاں ''بوندیں'' ہونا چاہیے۔ (پروف ریڈر)

"ما ادخل رجل علی مومن سرورا الا خلق اللہ عزوجل من ذالک السرور ملکا یعبداللہ عزوجل ویوحّدہ فاذا صارا العبد فی قبرہ اتاہ ذالک السرور"، الحدیث،

ترجمہ: "جو کسی مسلمان کو خوش کرے اللہ تعالیٰ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اللہ عزوجل کی عبادت و توحید کرتا رہے۔ جب وہ بندہ قبر میں جائے یہ فرشتہ اس کے پاس آکر کہے مجھے پہچانتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی آج میں وحشت میں تیرا دل بہلاؤں گا اور تیری حجت تجھے سکھاؤں گا اور قولِ ایمان پر تجھے ثابت کروں گا اور قیامت کے ہر مشہد میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اللہ عزوجل کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مکان تجھے دکھاؤں گا۔

غرض بڑی عظمت والا ہے بادشاہ عرشِ عظیم کا، رب ملک و روحِ کریم کا، سب خلق سے چن لینے والا محمد رسول اللہ رؤف و رحیم کا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک و کرم، واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم۔ وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقط۔